کلکتہ کا بلوہ

مصنفہ

آر۔ ایل۔ گپتا

پبلشر

رتن اینڈ کو بکسیلرز

دریبہ کلاں دھلی

قیمت ایک آنہ

کمال پرنٹنگ پریس دہلی

دالوتا کا نگن روپ

کہتے دالوتا کا حال ، کلکتے سے آنے والے
آئی سولہ تاریخ مہان ۔ یہ نکلا سرکاری اعلان
منائیں چھٹی سب انسان ۔ پاکستان بنانے والے
کہتے دالوتا کا حال کلکتے سے آنیوالے

بدل ڈالا چھٹی نے رنگ ، ہوا جلسوں میں وہ بدرنگ
غول کے غول ہوئے بیڈھنگ ، مفت کے مال اڑانے والے
کہتے دالوتا کا حال ....

بچھا کر شیطانوں نے جال ، شہر کے کرنے کو پامال
چل گئی کچھ غنڈوں کی چال ، ہوئے خوش ڈسٹ بنچ منوالے
کہتے دالوتا کا حال ....

چلے غنڈوں کے جھنڈ مہان ، ہاتھ میں لیکر آتش دان
جل اٹھے چھ چھ منزلے مکان ، بڑھے پھیں آگ پھیلنے والے
کہتے دالوتا کا حال ....

کسی کے پاس کمان اور تیر ، کوئی تھا کر پکڑے شمشیر
چڑھی تیوری جیوں خونی تیر ، لئے ہاتھوں میں برچھی بھالے
کہتے دالوتا کا حال ....

نہیں دیکھا کچھ بڈھا بال ، نہیں عورت بچوں کا خیال
چلے بدمعاش تانیچ چنڈال ، لوٹ اور مار مچانے والے
کہتے دالوتا کا حال ......

کیا نر ناری کا سنگھار ، کاٹ ڈالے نر کئی ہزار
نہ دیکھی چھری اور تلوار ، چاقو کے ہتھیار نکالے
کہتے دالوتا کا حال ......

استریوں کی چھاتی دیں کاٹ ، پرشوں کو دیا آگ سے پاٹ
بھنائے بچے جیسے ٹاٹ ، خوب دل کے ارمان نکالے
کہتے دالوتا کا حال ......

ذرا تو کا کینی تکرار ، وہیں ماری سر میں تلوار
گرا دو لوک زمیں میں ڈار ، بھلا کیا طاقت جیبھ نکالے
کہتے دالوتا کا حال ......

توڑ کر ایک بچے کا ہاڑ ، دیا دروازے اوپر گاڑ
داغدی بندوقوں کی بوچھار ، کئے غنڈوں نے ایسے چالے
کہتے دالوتا کا حال ......

کئی بچے ماتا کے لال ، عمر جنکی لگ بھگ دو سال
نہیں ہنس سکتے دانت نکال ، جنہیں زندہ آگ میں ڈالے
کہتے دالوتا کا حال ......

ایک ماتا بچی تھی پاس ، عمر جس کی پوری چھ ماس
نہ دیکھی جگت کی کچھ آس ، بہت چلائی کوئی بچا لے
کہتے دانوتا کا حال ------

کیا ان دشٹوں نے برا حال ، اٹھایا بچی کو تت کال
نوک پر بھالے کی جھٹ ڈال ، خوب اوپر کو دئے اچھالے
کہتے دانوتا کا حال ------

جبھی بچی نے چھوڑے پران ، ہوئی ماتا بھی انتر دھیان
نظارہ تھا یہ بکٹ مہان ، دشٹ ہنستے تھے دانت نکالے
کہتے دانوتا کا حال ------

ایک تھا عالیشان مکان ، گھسے غنڈے جیسے شیطان
اٹھایا سب وہاں کا سامان ، کھڑے دیکھیں سب رہنے والے
کہتے دانوتا ------

پولیس کا آنا سن تت کال ، ہٹے غنڈے تج کر سب مال
ہٹی جب پولیس ہوا وہ حال ، کانپ جاتے ہیں سننے والے
کہتے دانوتا کا حال ------

آدمی لگ بھگ ستر ساٹھ ، اتارا تلواروں کے گھاٹ
گئے ٹکڑے ایک ایک کے آٹھ ، کیا لاشوں کو اگنی حوالے
کہتے دانوتا کا حال ------

ایک تھا بالک سترہ سال ، اکیلا دھنی پِتا کا لال
کیا غنڈوں نے جب پامال ، جگر کے چیتھڑے ہمارے جھالے
کہتے دالوتا کا حال ------

دئے بڈھے نے نوٹ بکھیر ، اُٹھا لو جو ہو شیر دلیر
پڑا ہے جو لاشوں کا ۔ انہیں کا ترپن ہے کروا لے
کہتے دالوتا کا حال ------

ایک ہی اس میں میرا لال ، عمر ہے جسکی سترہ سال
کیا دُشٹوں نے ہی پامال ، اُسی کا بدلا آج چکا لے
کہتے دالوتا کا حال ------

یہ سن کر اُس بڈھے کی آن ، بڑھا ایک سنگھ دیر بلوان
سنبھالی ننگی کرپان ، بچا ستوں شو دھرتی میں ڈالے
کہتے دالوتا کا حال ------

دیکھ کر بڈھے اُسکی مار ، مچا غنڈوں میں ہاہاکار
اُٹھا وہ سنگھ دیر للکار ، سزا اپنی کرنوں کی پا لے
کہتے دالوتا کا حال ------

کیا ترپن بڈھے نے آن ، لگایا چھاتی سے بلوان
جنے بھارت ایسی سنتان ، بھلا کیا غنڈا شیش اُٹھا لے
کہتے دالوتا کا حال ------

پولیس نے کیا بہت سا زور ، گھٹا نہیں غنڈوں کا وہ شور
فوج نے آکر کئے فی القور ، گولیوں کے صندوق نکالے
کہتے دالوتا کا حال ۔۔۔۔۔۔

کری جب گولی کی بوچھار ، ہٹے غنڈے ہو کر لاچار
ہوئے حملے پھر بھی دوچار ، پڑے لاکھوں جانوں کے لالے
کہتے دالوتا کا حال ۔۔۔۔۔۔

امن کا ہوا یہاں سندیش ، ملے لیگی ہمیر کانگریس
پڑی غنڈوں کی پھر نہیں پیش ، بھگے کچھ جان بچا بنو لے
کہتے دالوتا کا حال ۔۔۔۔۔۔

ہوئے گھر لاکھوں ہی ویران ، جلے بچے بڈھے اور جوان
کسی کی جل گئی ہاٹ دوکان ، پڑے کھانے پینے کے لالے
کہتے دالوتا کا حال ۔۔۔۔۔۔

کوئی ننگا ہے کوئی اُداس ، نہیں کوڑی بھی اُسکے پاس
کوئی تھا دھنی ہوا افلاس ، مقدر کے ہیں کھیل نرالے
کہتے دالوتا کا حال ۔۔۔۔۔۔

کوئی زردار ہوا کنگال ، کسی کو جان ہوئی جنجال
بڑا کتنوا لاکھوں کا مال ، جبر سے سب حال پوچھنے والے
کہتے دالوتا کا حال ۔۔۔۔۔۔

ہوا جب سے دانو انتقال ، کھیل ہے منوش بازی کی جان
کرنے سب کی رکھشا بھگوان ، پرارتھنا کرتے کرنیوالے
کہتے دانوتا کا حال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

غدر کا کیا پورن اتہاس ، ہوا دانوتا کا پرکاش
ہزاروں جانوں کا کرناش ، چلے غنڈوں کے غول نرالے
کہتے دانوتا کا حال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لارڈ ویول بھی پہنچے جلدی ، بنا کچھ لیکن نہیں آ پائے
آ گئے پھر دہلی سکوچائے ، مر چکے تھے جو مرنیوالے
کہتے دانوتا کا حال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لوٹ لاکھوں روپے کا مال ، ہوئے غنڈے پاپی خوشحال
مفت میں لگا ہاتھ یہ مال ، کئی پشتوں تک بیٹھا کھالے
کہتے دانوتا کا حال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہوئی پھر پولیس فوج تیار ، پکڑ کر غنڈے کئی ہزار
نکالے پکڑ کر لاچار ، سزا اپنے پاپوں کی پالے ۔ کہتے دانوتا کا ۔ ۔
اگلوایا لاکھوں کا مال ۔ پکڑ کر دئے جیل میں ڈال
بھگے غنڈے ہو کر بدحال ، کئی سٹیشن دیکھ بھالے کہتے دانوتا ۔ ۔
ہو گیا ہے اب امن امان ، مگر انتظام رکھتا دھیان
کرے کوئی حرکت شیطان ، پولیس کے کر دو جھٹ حوالے کہتے دانوتا ۔ ۔

کانگریس سرکار

بنی ہے کانگریس سرکار، خوشی ہو بھارت کے نر ناری
کریں گے یہ ہم سب کو خوشحال ، آصف علی جواہر لال ،
دیش ہووے گا مالا مال ، ہٹیں گے دکھ شوک بیماری
بنی ہے کانگریس سرکار ۔۔۔۔

ہٹے گا راشن کا فرمان ملے گا کپڑا اچھی ہر آن
کمی کا نہیں کوئی سامان ، مزے سے کٹے زندگی ساری
بنی ہے کانگریس سرکار ۔۔۔۔

چمن میں آوے رنگ بہار ، خوشی کے ہوں سارے نیو ہار
پھول پھل کی ہووے بھرمار ، دودھ گھی کی ہوں ندیاں جاری
بنی ہے کانگریس سرکار ۔۔۔۔

نہیں شبہ ہو گا ندھی مہاراج ، ہماری شبہ چنتا نا آج
کریں یہاں ویر جواہر راج ، سبھوں کی اچھا ہے یہ بھاری
بنی ہے کانگریس سرکار ۔۔۔۔

ہمیں ہے ایک گھمنڈ اس آن ۔ نہیں نیتا اپنے درمیان
کیا جس نے بھارت اُتھان ، تپسیا کی جس نے بھاری
بنی ہے کانگریس سرکار ۔۔۔۔

(ختم شد)